oh. B.L.P. Nov. 6, 1985

58 پروگرام طبع

داؤد کے بیٹے سلیمان کی وفات کے ساتھ ہی عبرانی تاریخ
کا وسیع ہوتا ہوا دھارا دو ندیوں میں تقسیم ہوتا ہے اور اسکا تواریخی
بیان تفصیلات کے سبب سے زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے - اس منزل تک عروج و زوال
کی یہ روداد شروع سے لیکر سن وار زمانوں کے مطابق ترتیب دی گئی ہے - اسی منصوبے
کے مطابق اس دور کے عنوانات بالترتیب "تقسیم شدہ سلطنت" اور
"اکیلی یہوداہ کی سلطنت" ہوتے لیکن بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تاریخی اتحاد اور سادگی
کی خاطر ہر ایک سلطنت کا جس میں قوم تقسیم ہوئی علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے -
"سلطنت کا انتشار ایک دن کا کام نہیں بلکہ صدیوں کی فصل تھی جو کاٹی گئی"
یشوع سے لے کر داؤد تک اس طویل زمانے کے دوران یہوداہ کے قبیلے کی بجائے یوسف
کے دو قبیلے یعنی افرائیم اور منسیّ، بنیمین کے قبیلے کے ساتھ اعلیٰ مرتبے پر رہے -
مثلاً یشوع، دبورہ اور سیموئیل، افرائیم کے قبیلے سے - جدعون اور ابی ملک
منسیّ کے قبیلے سے اور ساؤل اور یونتن - بنیمین کے قبیلے سے تھے - ان میں سے
خاص طور پر افرائیم کے قبیلے نے بار بار بہت مغرور رویہ اور خودرائی کا مظاہرہ کیا -
بائبل مقدس میں قضاۃ 12 باب اسکی ایک سے 4 آیت تک لکھا ہے - "تب افرائیم کے
لوگ جمع ہوکر شمال کی طرف گئے اور افتاح سے کہنے لگے کہ جب تو بنی عمون سے جنگ کرنے کو گیا تو
ہم کو ساتھ چلنے کو کیوں نہ بلوایا؟ سو ہم تیرے گھر کو تجھ سمیت جلائیں گے - افتاح نے ان کو جواب دیا
کہ میرا اور میرے لوگوں کا بڑا جھگڑا بنی عمون کے ساتھ ہو رہا تھا اور جب میں نے تم کو بلوایا تو تم نے ان
کے ہاتھ سے مجھے نہ بچایا - اور جب میں نے دیکھا کہ تم مجھے نہیں بچاتے تو میں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھی
اور بنی عمون کے مقابلے کو چلا اور خداوند نے ان کو میرے ہاتھ میں کر دیا - پس تم آج کے دن
مجھ سے لڑنے کو میرے پاس کیوں چلے آئے؟ تب افتاح سب جلعادیوں کو جمع کرکے افرائیمیوں
سے لڑا اور جلعادیوں نے افرائیمیوں کو مار لیا - کیونکہ وہ کہتے تھے کہ تم جلعادی افرائیم ہی
کے بھگوڑے ہو جو افرائیمیوں اور منسیوں کے درمیان رہتے ہو -"
سلیمان کی وفات کے بعد اُن کے تکبر نے سیاسی شکل اختیار کرلی -
"سلیمان کی ایک ہزار بیویاں تھیں لیکن صرف ایک ہی بیٹا تھا اور وہ بھی احمق"
جب اسکا بیٹا رحبعام تخت نشین ہوا تو رعایا نے اس سے درخواست کی
کہ وہ محصولات جن کے تحت

وہ سلیمان کے عہدِ حکومت کے دوران دبے رہے کچھ ہلکے کیئے جائیں۔ مگر رحبعام نے اپنے بزرگ مشیروں کے مشورے کو رد کر کے نوجوانوں کے مشورے کو قبول کیا۔ اور انہیں جواب دیا کہ "میری چھنگلی میرے باپ کی ران سے بھی موٹی ہے"۔ رحبعام کے ان الفاظ سے تکبر اور گھمنڈ کی بو آرہی تھی۔ یربعام سلیمان کا قابل حاکم تھا۔ مختصر بات یہ کہ وہ افرائیمی تھا۔ سلیمان کی بت پرستی کی وجہ سے جس نے الٰہی حکومت کی سب سے بنیادی شریعت توڑی اخیاہ نبی نے بادشاہت میں پھوٹ پڑنے اور یربعام کے دس قبائل میں سربلند ہونے کے متعلق پیشین گوئی کی۔ یوں یربعام سلیمان کے شک کا نشانہ بن کر مصر بھاگ گیا۔ لیکن سلیمان کی وفات پر وہ واپس آگیا۔ جب رحبعام نے محصول کے بھاری بوجھ کو ہلکا کرنے کی درخواست کو تلخی سے رد کر دیا تو یربعام نے دس قبیلوں کی بغاوت کی راہنمائی کی۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو حریف بادشاہتیں قائم ہوئیں۔ ۱۔ جنوبی بادشاہت جس میں دو قبیلے یہوداہ اور بنیمین شامل تھے یہوداہ کہلاتی تھی۔ اور شمالی بادشاہت جس میں دس قبیلے شامل تھے اسرائیل کہلاتی تھی۔

ایک اہم حقیقت کے اعتبار سے شمالی بادشاہت جنوبی بادشاہت کے مقابلے میں زیادہ قومی تھی کیونکہ اُس میں بارہ میں سے دس قبائل شامل تھے۔ اِس لئے وہ اصلی قومی نام یعنی اسرائیل کے نام سے موسوم ہوتی رہی۔ شمالی بادشاہت کا علاقہ نہ صرف نسبتاً بہت ہی زیادہ وسیع تھا بلکہ قدرتی ذخائر اور تاریخی تعلقات کے اعتبار سے کہیں زیادہ مالدار بھی تھا۔ جبکہ یہوداہ کی حکومت یروشلیم اور حبرون پر قابض رہی۔ اسرائیل کے پاس سکم اپنی یادوں کی دولت سمیت، سیلا جو خیمۂ اجتماع کا پہلا مقام تھا، بیت ایل، رامہ اور جلجال جہاں سموئیل نے نبیوں کے اسکول قائم کیئے اور دان تھے جو طویل عرصے سے عبادت کا خاص مقام تھا۔ اِس کے علاوہ داؤد کی مملکت کے ماتحت ممالک اور آبادی جہاں تک وہ قابو میں رہے اُن کی اکثریت اسرائیل کے تابع رہی۔ لیکن رفتہ رفتہ بنی لاوی اور دیگر روحانی لوگوں کے یہوداہ جانے کے سبب سے اسرائیل کی برتری میں بہت کمی واقع ہوگئی۔ بائبل مقدس میں دوسرا تواریخ ۱۵ باب اُسکی ۹ سے ۱۵ آیت تک لکھا ہے۔

۹ اور اُس نے سارے یہوداہ اور بنیمین کو اور اُن لوگوں کو جو افرائیم اور منسّی اور شمعون میں سے اُن کے درمیان بودوباش کرتے تھے اکٹھا کیا کیونکہ جب انہوں نے دیکھا کہ خداوند اُسکا خدا اُسکے ساتھ ہے تو وہ اسرائیل میں سے بہ کثرت اُس کے پاس چلے آئے۔ وہ آسا کی

سلطنت کے پندرھویں برس کے تیسرے مہینے میں یروشلیم میں جمع ہوئے۔
مذہبی طور پر اسرائیل کے بادشاہ اول سے لے کر آخر تک بُت پرست تھے اور اُن کے ساتھ اُن کی رعایا بھی رفتہ رفتہ بُت پرست بنتی گئی۔ تاہم یہ بات باعث دلچسپی ہے کہ شروع کے تقریباً تمام نبی یا تو اسرائیل کے تھے یا اُنہیں اسرائیل میں تبلیغی کام کیلئے بھیجا گیا تھا۔ اخیاہ۔ سمعیاہ۔ ایلیاہ۔ الیشع۔ میکایاہ۔ یوناہ۔ ہوسیع۔ عاموس۔ زکریاہ اور یاہو یہ تمام یا تو پیدائشی طور پر یا تبلیغی کام کے اعتبار سے شمالی نبی تھے۔ لیکن اس کے برعکس یہوداہ کی بادشاہت کئی بار بُت پرست رہنے کے باوجود مقابلتاً خدا کی کہیں زیادہ وفادار تھی۔ یہوداہ کا زیادہ مستحکم ہونا ان حقائق سے واضح ہوتا ہے۔ پہلا یہ کہ یہوداہ نے شروع سے آخر تک ایک ہی دارالحکومت یعنی داؤد، سلیمان اور ہیکل کا شہر یروشلیم رکھا لیکن اسرائیل نے یکے بعد دیگرے کئی دارالحکومت تبدیل کیے یعنی سکم۔ ترضہ اور سامریہ۔
دوسرا یہ کہ اسرائیل کی حکومت صرف 250 سال تک جاری رہی لیکن اس عرصے کے دوران 19 بادشاہ جو 9 شاہی سلسلوں کے تھے تخت نشین ہوئے۔ ہر نیا شاہی سلسلہ خون ریز انقلاب سے شروع ہوا اور پھر خود بھی خون ریزی میں دم توڑ گیا۔ اِس کے مقابلے میں یہوداہ کی حکومت تقریباً 400 سال تک قائم رہی اور اُن کے 20 فرمانروا ہوئے۔ غاصب ملکہ عتلیاہ کے سوا باقی سب کے سب داؤد کی نسل میں سے تھے۔

سامعین! اِس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اُس شخص۔ قوم اور سربراہ کو عروج کی منزل سے نوازتا ہے جو خدا کے احکامات کی روشنی میں رہتے ہوئے وفاداری کا ثبوت دے۔ ہمیں قدم قدم پر اپنے آپکو پرکھنے اور اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔ بظاہر یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن یہ اُسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب ہم خدا کی قربت کو محسوس کرتے ہوئے اُس سے التجا کریں کہ اے خدایا! میں رنج والم لے کر تیرے حضور آیا ہوں۔ گناہوں نے مجھے بے حال کر دیا ہے اور شیاطین نے مجھے بے حد ستایا ہے۔ تو مجھے ان سے اسی دم چھڑا۔ میں اپنے گناہوں کے سبب سے نابینا ہوں۔ تو مجھے بینائی دے دے۔ اے خدایا! میں اپنا حال کیا کہوں؟

گیت # کہوں کیا حال میں اپنا S.NO 233 DUR 0.32, 4.16

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں شمالی بادشاہت یعنی اسرائیل اور جنوبی بادشاہت یعنی یہوداہ کے بارے میں سُنا۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں شمالی بادشاہت کا تذکرہ کریں گے کہ کس طرح وہ بُت پرستی کا شکار ہو کر زوال میں گرتے چلے گئے۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الہٰی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الہٰی کے گہرے مطالعہ کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسوّدہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسوّدہ نمبر 58 طلب کریں۔

پروگرام کے پتے کا اعلان

ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔

یہ مسوّدہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مِل جائیگا۔

اب اجازت دیجئے

خدا حافظ